Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون: ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۷/۴۲ منگل ۔ ۲۴ شوال ۱۴۱۲ھ ۔ ۲۸ شہادت ۱۳۷۱ ہش ۔ ۲۸ اپریل ۱۹۹۲ء نمبر ۹۸

محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ و امیر مقامی کی صحت کیلئے خصوصی درخواست دعا

ڈاکٹری رپورٹ کے مطابق محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی عام صحت اب خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے لیکن کمزوری بہت ہے۔
احباب محترم صاحبزادہ صاحب کی صحت کاملہ کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"انسان کو چاہیئے کہ تقویٰ کو ہاتھ سے نہ دیوے اور خدا تعالیٰ پر بھروسہ رکھے تو پھر اسے کسی قسم کی تکلیف نہیں ہو سکتی۔ خدا تعالیٰ پر بھروسہ کے یہ معنے نہیں ہیں کہ انسان تدبیر کو ہاتھ سے چھوڑ دے بلکہ یہ معنے ہیں کہ تدبیر پوری کر کے پھر انجام کو خدا تعالیٰ پر چھوڑے اس کا نام توکّل ہے۔ اگر وہ تدبیر نہیں کرتا اور صرف توکّل کرتا ہے تو اس کا توکّل پھوکا (جس کے اندر کچھ نہ ہو) ہو گا۔ اور اگر نری تدبیر کر کے اس پر بھروسہ کرتا ہے اور خدا تعالیٰ پر توکّل نہیں ہے تو وہ تدبیر بھی پھوکی (جس کے اندر کچھ نہ ہو) ہو گی۔"
(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۵۶۶)

"تدبیر سے مراد وہ ناجائز وسائل نہیں ہیں جو کہ آج کل لوگ استعمال کرتے ہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے احکام کے موافق ہر ایک سبب اور ذریعہ کی تلاش کا نام تدبیر ہے۔ ایسے ہی انسان کو اپنے نفس کے تزکیہ کے لئے تدبیر سے کام لینا چاہیئے۔ اور شیطان جو اس کے پیچھے ہلاک کرنے کو لگا ہے اس کو دُور کرنے کے واسطے تدابیر بھی سوچنی چاہئیں بلکہ صوفیاء نے لکھا ہے کہ کسی سے فریب کرنا اگرچہ ناجائز ہے، لیکن شیطان کے ساتھ یہ جائز ہے۔ غرضیکہ متقی بننے کے لئے دعا بھی کرو اور تدابیر بھی کرو۔ دعا سے خدا تعالیٰ کا فضل ہوتا ہے لیکن اگر انسان نے تدابیر سے کچھ تیاری نہ کی ہوئی ہو تو وہ فضل کس کام آوے گا۔ اس کی مثال ایسی ہے کہ کسان اپنی زمین کی کلیہ رانی تو نہ کرے۔ نہ اسے صاف کرے نہ سہاگہ وغیرہ پھیرے صرف دعا کرتا رہے کہ بارش ہو جاوے اور اناج تیار ملے تو اس کی دُعا کس کام آوے گی؟ دعا اس وقت فائدہ دے گی جب وہ کلیہ رانی کر کے زمین کو تیار رکھے گا۔"
(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۵۶۷)

تقریب شادی

مکرم امتیاز احمد صاحب ابڑو ابن مکرم ماسٹر عبدالحکیم صاحب ابڑو آف لاڑکانہ سندھ کی شادی عزیزہ امۃ القیوم صاحبہ بنت مکرم سلیم اللہ عادل صاحب کے ہمراہ کوئٹہ میں مورخہ ۱۴ اپریل ۱۹۹۲ء بروز منگل انجام پائی۔ تقریب رخصتانہ میں تلاوت مکرم شاہد سلیم صاحب نے کی۔ بعد ازاں مکرم احسان الحق صاحب امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ نے دعا کرائی۔ ۱۷ اپریل بروز جمعۃ المبارک ربوہ میں دعوت ولیمہ منعقد ہوئی۔ جہاں محترم سید میر محمود احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ نے دعا کرائی۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتے کو جانبین کے لئے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

ولادت

مکرم محمد یوسف صاحب بٹ مربی سلسلہ کو خدا تعالیٰ نے ۱۸ اپریل ۱۹۹۲ء بروز ہفتہ پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت بچی کا نام عالیہ یوسف بٹ رکھا ہے۔ عزیزہ تحریک وقف نو میں شامل ہے۔

سانحہ ارتحال

محترمہ امۃ الحمید بیگم صاحبہ سابقہ صدر لجنہ اماء اللہ علی پور ضلع خانیوال زوجہ مکرم ڈاکٹر محمد خان صاحب سابق امیر جماعت ضلع خانیوال کی اہلیہ تھیں۔ ۱۳ اور ۱۴ اپریل کی درمیانی رات کو OMI ہسپتال کراچی میں وفات پاگئیں۔ جنازہ ربوہ لایا گیا۔ ۱۴ اپریل بعد نماز مغرب مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے بیت المبارک کے بیرونی صحن میں نماز جنازہ پڑھائی اور مقبرہ بہشتی میں تدفین ہوئی قبر تیار ہونے پر مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب بھامبڑی نے دعا کرائی۔ احباب ان کی بلندی درجات کیلئے دعا کریں۔

اخلاقی اور روحانی کمزوریوں کی دُوری کیلئے دُعائیں کریں

اقتباس از خطبہ جمعہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) اللہ تعالیٰ آپکے درجات بلند فرمائے

"اللہ تمہارے اعمال سے غافل نہیں جو تم کرتے ہو، وہ اس کے علم میں ہے اور اپنے علم کامل کے نتیجہ میں عمل، عمل کے مطابق درجہ، درجہ دیتا چلا جاتا ہے بہت بلند اخلاق کے بھی ہیں پھر درجہ بدرجہ خدا جانے کتنے رنگ ہیں اخلاقی اور روحانی جو ہمیں الٰہی سلسلوں میں نظر آتے ہیں۔ اس کے مطابق درجات میں بٹی ہوئی ہوتی ہے وہ قوم جو خدا تعالیٰ کی طرف منسوب ہونیوالی اور خدا تعالیٰ کے لئے جان نثاری اور ایثار کا نمونہ دکھانے والی ہوتی ہے۔ اور الٰہی سلسلوں میں ایک گروہ منافقوں کا بھی لگا رہتا ہے ساتھ۔ پھر ان لوگوں کا جنہیں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں منافق تو نہیں کہا مگر ان کے دلوں میں بیماری ہے) کہا ہے کہ بہت سے پہلو صحت مند بھی ہیں اور بعض بیماریاں بھی ساتھ لگی ہوئی ہیں۔ بیماری کا جب اعلان ہو تو اس سے مراد موت نہیں ہوتی بلکہ یہ مراد ہوتی ہے کہ صحت کے حصے بھی ہیں۔ صحت مند پہلو بھی ہیں اور کمزور اور بیمار پہلو بھی ہیں۔ ایسے لوگوں سے بھی نفرت کرنے کا حکم نہیں۔ پیار ان سے کیا نہیں جا سکتا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے یہ راہ نکالی کہ پیار کے قابل نہیں یہ لوگ۔ نفرت کا مقام نہیں ان کا۔ اس لئے جو بلند درجات والے

باقی صفحہ ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دار النصر غربی۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۸۔ شہادت ۱۳۷۱ہش ۲۸۔ اپریل ۱۹۹۲ء

خدا تعالیٰ کا ساتھ

کسی شخص کو بہت اذیتناک سزا دینی ہو تو اسے دوسرے لوگوں سے الگ کر دیا جاتا ہے اور تن تنہا کچھ عرصہ گذارنے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ اگرچہ سزائیں تو اور بھی اذیتناک ہیں لیکن یہ سزا بھی کم اذیتناک نہیں۔ انسان اکیلے رہنے سے گھبراتا ہے۔ اس کے دل اور اس کے دماغ پر اثر ہونے لگتا ہے۔ اور بعض اوقات تو وہ اپنے حواس کھو بیٹھتا ہے۔ یہ سب کچھ اس لئے کہ انسانی فطرت یہ ہے کہ وہ دوسروں کے ساتھ مل کر زندگی گذارے۔ اس کا گھر ہو۔ اس کے رشتہ دار ہوں۔ اس کے دوست ہوں۔ اس کے ہمدرد ہوں۔ وہ باتیں کرے لوگ سنیں، لوگ باتیں کریں وہ سنے۔ لوگوں کو اس کی مدد کی ضرورت پیش آئے، تو وہ ان کی مدد کرے۔ اسے دوسروں کی مدد کی ضرورت ہو تو خوش دلی کے ساتھ آگے آئیں اور اس کا ہاتھ بٹائیں۔ فطرتی طور پر زندہ رہنے کا یہی طریق۔ بلکہ یہ انسان کا بنیادی حق ہے۔ اور ہر قیمت پر وہ یہ حق مانگتا ہے۔

اگرچہ ہر وقت تو وہ دوسروں کی مدد کا محتاج نہیں ہوتا۔ لیکن ایسا بھی نہیں ہے کہ کبھی بھی محتاج نہ ہو۔ اور جب بھی اسے ضرورت محسوس ہو اسے مدد ملنی چاہیئے۔ اس پہلو کو مدنظر رکھا جائے تو کہا جا سکتا ہے کہ اسے وہی دوست پسند ہو سکتا ہے۔ وہ ایسا ہی ساتھی چاہتا ہے جو اس کے کام آسکے۔ اور ہمیشہ کام آسکے، اور ہر حالت میں کام آسکے۔ اور اگر اس امر پر مزید غور کیا جائے تو کہا جا سکتا ہے کہ اس کا سب سے بہتر ساتھ دینے والا۔ اس کی مدد کرنے والا اور اس کے کام آنے والا اس کا خدا ہے۔ وہ خدا جس نے اسے پیدا کیا ہے۔ جو اس کی ضروریات کو جانتا ہے۔ جو اس کی ہر ضرورت کو پورا کر سکتا ہے۔ اور بھی دوست ہوں اور جتنے چاہے دوست ہوں لیکن ان کے ساتھ ساتھ خدا تعالیٰ بھی اس کا دوست ہونا چاہیئے۔ اور دوستوں سے کسی وقت الگ بھی ہو جائے تو خدا تو اس کے ساتھ ہوگا۔ کوئی اس کی مدد کر سکے یا نہ کر سکے خدا تعالیٰ تو ہر وقت مدد کر سکتا ہے۔

خدا تعالیٰ کا ساتھ اور اس کی مدد ایک ایسی حقیقت ہے جس کا کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ کم از کم جسے ایک دفعہ اس بات کا تجربہ ہو جائے وہ تو کسی حالت میں بھی اس کا انکار نہیں کر سکتا۔ البتہ خدا تعالیٰ سے مدد حاصل کرنے کے لئے یہ لازمی بات ہے کہ انسان خود بھی کوشش کرے اور یہ کوشش کرتے ہوئے خدا تعالیٰ سے کہے کہ مولا مجھ سے تو جو کچھ ہو سکتا ہے میں نے کیا ہے۔ اب تو میری مدد فرما۔ تکمیل کی توفیق دے اور بہتر نتیجہ مترتب فرما۔

پابندئ نظام سے وابستگی رہے
ہر کام کا طریق ہے ہر بات کا ہے ڈھنگ
چھوٹے بڑے سبھی کو شریک سفر کریں
ہر دل میں ہر نظر میں جگاتے رہو اُمنگ

ــــــ ابو الاقبال

چُپ چاپ فضاؤں میں سنائی نہیں دیتا
میرا دلِ مظلوم دُہائی نہیں دیتا

مُنصف کو بھی معلوم ہے الزام غلط ہے
ماحول سے ڈرتا ہے، رہائی نہیں دیتا

دیتا ہے فقط مجھ کو دُعائیں ہی دُعائیں
یہ کون سی منزل ہے، دوائی نہیں دیتا

اِس رونقِ بازار میں لُٹ جاتے ہیں جب لوگ
بھائی کو تسلّی کوئی بھائی نہیں دیتا

ملتا ہے فقیروں کو فقیروں سے بھلا کیا
انسان کو انسان خدائی نہیں دیتا

جلتا ہے دِیئے سے جو دِیا، تُو بھی جلا لے
وہ کون ہے جو تجھ کو رسائی نہیں دیتا

رہزن کی سرِ راہ یہی تو ہے علامت
رہبر تو ہے وہ، راہنمائی نہیں دیتا

کانوں میں کھنکتی ہے ہر اک دُور کی آواز
جو نزدِ رگِ جاں ہے سُنائی نہیں دیتا

شاہی تو بہت عام ہے مل جاتی ہے سب کو
ہر شخص کو وہ اِذنِ گدائی نہیں دیتا

ڈرتا ہے نسیم اُس کا کوئی راز نہ کھل جائے
وہ اپنے گناہوں کی صفائی نہیں دیتا

نسیم سیفی

قائدین کرام!! ـــــ خدام کے مرکزی امتحانات ۱۹ جون کو منعقد ہوں گے۔ خدام کو نصاب کے متعلق تیاری کروائیے۔
ــــــ (مہتمم تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارا خُدا

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی گرانقدر تحریرات سے اقتباسات

ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے۔ ہماری اعلیٰ لذّات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا۔ یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔ میں کیا کروں اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھا دوں۔ کس دف سے بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سن لیں اور کس دوا سے میں علاج کروں تا سننے کے لئے لوگوں کے کان کھلیں۔

(کشتی نوح صفحہ ۳۰)

خدا زمین و آسمان کا نور ہے یعنی ہر ایک نور جو بلندی اور پستی میں نظر آتا ہے۔ خواہ وہ ارواح میں ہے خواہ اجسام میں اور خواہ ذاتی ہے خواہ عارضی۔ اور خواہ ظاہری ہے اور خواہ باطنی اور خواہ ذہنی ہے اور خواہ خارجی۔ اسی کے فیض کا دیا ہے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ حضرت رب العالمین کا فیض عام ہر چیز پر محیط ہو رہا ہے اور کوئی اس کے فیض سے خالی نہیں وہی تمام فیوض کا مصدر ہے۔ وہی تمام فیوض کا مبداء ہے۔ اور تمام انوار کا علت العلل اور تمام رحمتوں کا سرچشمہ ہے۔ اسی کی ہستی حقیقی تمام عالم کی قیوم اور تمام زیر و زبر کی پناہ ہے۔ وہی ہے جس نے ہر ایک چیز کو ظلمت خانہ عدم سے باہر نکالا اور خلعت وجود بخشا۔ بجز اس کے کوئی ایسا وجود نہیں ہے کہ جو فی حد ذاتہ یا اس سے مستفیض نہ ہو۔ بلکہ۔ اور اخلاق اور انسان اور حیوان اور حجر اور شجر اور روح اور جسم سب اسی کے فیضان سے وجود پذیر ہیں۔

(براہین احمدیہ صفحہ ۱۸۱)

اس قادر اور سچے اور کامل خدا کو ہماری رُوح اور ہمارا ذرّہ ذرّہ وجود کا سجدہ کرتا ہے۔ جس کے ہاتھ سے ہر ایک رُوح اور ہر ایک ذرّہ مخلوقات کا مع اپنے تمام قویٰ کے ظہور پذیر ہُوا۔ اور جس کے وجود سے ہر ایک وجود قائم ہے۔ اور کوئی چیز نہ اس علم سے باہر ہے اور نہ اس کے تصرّف سے نہ اس کے خلق سے۔

(نسیم دعوت صفحہ ۳)

خدا کی ذات غیب الغیب اور وراء الوریٰ اور نہایت مخفی واقع ہوئی ہے۔ جس کو عقولِ انسانیہ محض اپنی طاقت سے دریافت نہیں کر سکتیں اور کوئی برہانِ عقلی اس کے وجود پر قطعی دلیل نہیں ہو سکتی چونکہ عقل کی دوڑ اور مساعی صرف اس حد تک ہے کہ اس عالم کی صنعتوں پر نظر کر کے صانع کی ضرورت محسوس کرے۔ مگر ضرورت کا محسوس کرنا اور شے ہے اور اس درجہ عین الیقین تک پہنچنا کہ جس خدا کی ضرورت تسلیم کی گئی ہے وہ درحقیقت موجود بھی ہے یہ اور بات ہے اور چونکہ عقل کا طریق ناقص اور ناتمام اور مشتبہ ہے اس لئے ہر ایک فلسفی محض عقل کے ذریعے سے خدا کو شناخت نہیں کر سکتا۔ بلکہ اکثر ایسے لوگ جو محض عقل کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ کا پتہ لگانا چاہتے ہیں آخر کار دہریہ بن جاتے ہیں اور مصنوعاتِ زمین و آسمان پر غور کرنا کچھ بھی ان کو فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔

(حقیقۃ ..... صفحہ ۱۱۷)

یاد رکھو کہ انسان کی ہرگز یہ طاقت نہیں ہے کہ ان تمام دقیق در دقیق خدا کے کاموں کو دریافت کر سکے۔ بلکہ خدا کے کام عقل اور فہم اور قیاس سے برتر ہیں۔ اور انسان کو صرف اپنے اس قدر علم پر مغرور نہیں ہونا چاہیئے کہ اس کو کسی حد تک سلسلہ علل و معلولات کا معلوم ہو گیا ہے کیونکہ انسان کا وہ علم نہایت ہی محدود ہے جیسا کہ سمندر کے ایک قطرہ ہیں سے کروڑواں حصّہ (قطرہ کا) اور حق بات یہ ہے کہ جیسا کہ خدا تعالیٰ خود ناپیدا کنار ہے ایسا ہی اس کے کام بھی ناپیدا کنار ہیں اور اس کے ہر کام کی اصلیت تک پہنچنا انسانی طاقت سے برتر اور بلند تر ہے۔ ہاں اس کی صفات قدیمہ پر نظر کر کے یہ کہہ سکتے ہیں کہ چونکہ خدا تعالیٰ کی صفات کبھی معطل نہیں رہتیں۔ اس

باقی صـ۵ پر

ارشادات سیّدنا حضرت فضل عمر ـــ (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے)

علمی مسائل

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے چھوٹے بیٹے اسحاق علیہ السلام تھے۔ ان کے بیٹے کا نام یعقوب (علیہ السلام) تھا۔ جو حضرت یوسف علیہ السلام کے والد تھے۔ حضرت یعقوبؑ یہود میں خاص حیثیت رکھتے ہیں اور ان کی قوم کا نسلی امتیاز انہی کے نام سے قائم ہے۔ اسرائیل کا نام خدا تعالیٰ کی طرف سے انہیں ملا تھا جس کی وجہ سے ان کی اولاد بنی اسرائیل یعنی اسرائیل کی اولاد کہلائی۔ بائبل میں لکھا ہے کہ یعقوب علیہ السّلام سے ایک سفر کے دوران میں رات کے وقت ایک شخص نے کشتی لڑنی شروع کی اور ساری رات کشتی لڑتا رہا۔ بائبل کے بیان کے مطابق وہ کشتی لڑنے والا خدا تعالیٰ تھا (پیدائش باب ۳۲ آیت ۲۰) صبح کے وقت اس کشتی لڑنے والے نے حضرت یعقوبؑ سے ان کا نام پوچھا تو انہوں نے یعقوب نام بتایا اس پر اس نے کہا کہ "تیرا نام آگے کو یعقوب نہیں بلکہ اسرائیل ہو گا کہ تُو نے خدا اور خلق پاس قوت پائی اور غالب ہوا۔" (پیدائش باب ۳۲ آیت ۲۸) بائبل کے شارحین کشتی لڑنے والے کو فرشتہ کہتے ہیں۔ گو اس کا کوئی ثبوت نہیں دیتے۔ بہرحال وہ فرشتہ ہو یا خدا تعالیٰ کو عالم تمثیل میں انہوں نے دیکھا ہو۔ اس نے حضرت یعقوب کو اسرائیل کا نام دیا۔ اور اس کے معنے بھی بتا دیئے کہ خدا تعالیٰ اور مخلوق کے نزدیک وہ قوی سمجھا گیا اور غالب ہوا۔ پس اسرائیل کے معنے بائبل کے بیان کے مطابق خدا کا قوی بندہ یا خدا کا غالب بندہ ہیں۔ نعمت کے معنے حل لغات میں بتائے جا چکے ہیں کہ خدا کے جنگجو بہادر یا قوی سپاہی کے ہیں یا فرمانبردار کے ہیں۔ بہرحال حضرت یعقوب کو رؤیا یا کشف میں اسرائیل کا نام دیا گیا تھا اور اس کی وجہ سے ان کی اولاد بنو اسرائیل کہلائی گو اس آیت میں یہودی کا لفظ استعمال نہیں ہُوا۔ لیکن قرآن کریم کے دوسرے مقامات میں یہودی یا اس کی جمع ھُود کا لفظ استعمال ہوا ہے اور مناسب ہے کہ ان دونوں لفظوں کا فرق بھی بتا دیا جائے تا معلوم ہو سکے کہ بنو اسرائیل کا لفظ کس موقعہ پر استعمال ہوتا ہے اور یہودی کا لفظ کس موقعہ پر استعمال ہوتا ہے بنو اسرائیل کا لفظ قرآن کریم میں اڑتیس جگہ استعمال ہُوا ہے اور یہودی کا لفظ نو جگہ اور ھود یہود کی جمع کے معنوں میں تین دفعہ قرآن کریم میں استعمال ہُوا ہے۔ ان مقامات کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہودی یا ھُود جہاں بھی استعمال ہوا ہے۔ مذہب کی طرف اشارہ کرنے کے لئے استعمال ہوا ہے اور بنو اسرائیل کا لفظ جہاں بھی استعمال ہُوا ہے قوم کی طرف اشارہ کرنے کے لئے استعمال ہوا ہے۔ یعنی جہاں حضرت یعقوب کی نسل کی طرف اشارہ مقصود ہے وہاں قو بنی اسرائیل کا لفظ استعمال کیا ہے اور جہاں ان لوگوں کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہے جو اپنے آپ کو موسیٰ کے پیرو کہتے تھے۔ وہاں یہودی یا ھود کا لفظ استعمال کیا گیا ہے چنانچہ ھود کا لفظ جن تین جگہ پر استعمال ہوا ہے اس کے ساتھ نصاریٰ کا لفظ بھی استعمال ہوا ہے۔ گویا یہودی مذہب اور نصرانی مذہب کے متبعین کی طرف ان آیات میں اشارہ کیا گیا ہے۔ اسی طرح یہود کا لفظ جن نو مقامات میں استعمال کیا گیا ہے۔ ان میں سے بھی آٹھ مقامات میں نصاریٰ کے مقابل پر استعمال کیا گیا ہے جس سے واضح ہے کہ وہاں اسرائیلی قوم مُراد نہیں بلکہ موسوی مذہب مراد ہے۔ باقی ایک مقام میں نصاریٰ کا لفظ ساتھ استعمال نہیں یعنی مائدہ رکوع ۹/۱۲ میں۔ اس کی بھی سب آیتیں واضح طور پر دلالت کرتی ہیں کہ اس جگہ یہودی مذہب کے پیروؤں کا ذکر ہے نہ کہ کسی نسل کے لوگوں کا۔ کیونکہ اس میں عقائد پر بحث ہے۔ اس کے بالمقابل بنی اسرائیل کا لفظ جہاں بھی قرآن کریم میں استعمال ہُوا ہے موسوی قوم پر دلالت کرنے کے لئے استعمال ہوا ہے۔ اور قرآن کریم کے کسی ایک مقام پر بھی اسے نصاریٰ کے مقابل پر استعمال نہیں کیا گیا۔

اس امتیاز کی وجہ سے جہاں تو بنی اسرائیل کا لفظ استعمال ہوا ہے اس میں ایسے لوگ بھی مخاطب ہو سکتے ہیں جو یہودی مذہب تو چھوڑ چکے ہوں لیکن ہوں حضرت یعقوبؑ کی نسل سے مثلاً ان میں سے عیسائی یا مسلمان ہو جانے والے لوگ اسی طرح جہاں یہود یا ھود کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ اس میں ایسے لوگ بھی شامل سمجھے جا سکتے ہیں جو بنی اسرائیل سے تو نہ ہوں لیکن موسوی مذہب کو مانتے ہوں شاید کسی کو یہ شبہ گذرے کہ یہودی لوگ تو اپنے مذہب میں کسی کو داخل نہیں کرتے اس لئے جہاں یہ ممکن ہو سکتا ہے کہ بنی اسرائیل ہی سے بعض نصرانی یا مسلمان ہو گئے ہوں وہاں یہ بات سمجھ میں نہیں آ سکتی کہ کوئی غیر اسرائیلی یہودی مذہب میں

باقی صـــ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیگم حمیدہ یاسین

اخلاقی اور روحانی تعلیم و تربیت

بیگم حمیدہ یٰسین کراچی پندرہ روزہ المصلح (جلد نمبر ا، شمارہ ۲۰، ۲۱) میں "اخلاقی اور روحانی تعلیم و تربیت" کے بارے میں دیگر امور کے علاوہ لکھتی ہیں۔

اکثر اچھے مدرسوں میں والدین اور اساتذہ کے درمیان رابطہ قائم کرنے کے لئے کم از کم سال میں ایک مرتبہ "یوم والدین" منایا جاتا ہے۔ اس کی غرض ایک ابتدائی ملاقات کے ذریعہ بچوں کی تعلیمی اور اخلاقی و روحانی فلاح و بہبود کے لئے والدین اور مدرسہ کے درمیان ایک مستقل رابطہ کا قیام ہوتا ہے لیکن بعض والدین "یوم والدین پر" پر مدرسہ میں حاضری کے بعد مدرسہ کے اساتذہ سے مستقل رابطہ رکھنے میں غفلت دکھاتے ہیں۔

والدین کو اپنی اس ذمہ داری کو مدنظر رکھنا چاہئے کہ مدرسہ سے ان کے بچوں کو زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل ہو۔ والدین کو معلوم ہونا چاہئے کہ جس طرح ہر شعبہ زندگی میں مختلف درجہ کی صلاحیتوں کے لوگ ہوتے ہیں اسی طرح ہر مدرسہ کے اساتذہ میں بھی بہت اچھے سے لے کر معمولی درجہ کے ٹیچر ہوتے ہیں۔ اب یہ والدین کا کام ہے کہ وہ اچھے اساتذہ کو تلاش کر کے اپنے بچوں کو ان کے سپرد کریں۔ یہ کوئی مشکل کام نہیں ہے جس مدرسہ میں آپ کے بچے پڑھائی کے لئے جاتے ہیں۔ ان بچوں کے والدین سے آپ مل کر معلوم کر سکتے ہیں کہ آپ کے بچوں کے مدرسہ میں وہ کون کون سے ٹیچر ہیں جو مشکل سے مشکل بچوں کو ٹھیک کرنے کا ملکہ رکھتے ہیں۔

اس بات کو یاد رکھیں کہ اکثر مدرسوں کے انتظامی سربراہ اپنے بچوں کے متعلق اس طرح سے غفلت برتنے والے والدین کے بچوں کو معمولی صلاحیت کے اساتذہ کے سپرد کرتے ہیں اور اسی طرح ان والدین کے بچوں کو جو مدرسہ کے سربراہ سے رابطہ قائم کر کے اپنے بچوں کے متعلق فکرمند رہتے ہیں ان بچوں کو اچھے اساتذہ کے سپرد کرتے ہیں۔

یہ بھی خیال رہے کہ آپ کا بچہ ہر حال میں اچھے ٹیچر کے سپرد نہیں ہو پائے گا۔ لہٰذا اگر آپ مدرسہ میں اپنے بچے کو اچھے ٹیچر کے سپرد نہ کروا سکیں تو مایوس نہ ہوں۔ آپ کا بحیثیت والدین یہ فرض ہے کہ ایسی صورت میں بجائے اچھے ٹیچر کے حصول کے اس بات کی خود کوشش اور انتظام کریں کہ آپ کا بچہ جس مضمون میں بے توجہی دکھا رہا ہے اس کے لئے آپ مدرسہ کے باہر کے اوقات میں اس مضمون میں بے توجہی کا علاج کریں۔

والدین کا فرض ہے کہ آپ کے بچوں کے ٹیچر آپ کے متعلق بخوبی معلومات رکھتے ہوں اور آپ کے بچوں کے متعلق بھی پوری طرح باخبر ہوں آج کل کے مدرسوں میں ایک ایک ٹیچر کو بہت بڑی تعداد میں طلباء کو پڑھانا ہوتا ہے۔ اس وجہ سے بعض بچے اپنے ٹیچر کے لئے حاضری کے رجسٹر میں صرف ایک نام سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتے ہیں۔ والدین اگر ایسے بچوں کے ٹیچر سے رابطہ رکھتے ہوں تو وہ ٹیچر ان بچوں کو آسانی سے پہچان سکیں گے۔ اور ٹیچر کے لئے ایسا بچہ ایک چلتا پھرتا زندہ وجود ہو گا۔ جو ٹیچر کے حافظہ میں آسانی سے محفوظ رہے گا۔

اگر آپ کے بچے کو مدرسہ میں کوئی مشکل پیش آ رہی ہے تو اور بھی زیادہ ضروری ہے کہ آپ ٹیچر سے مل کر اس کو معلوم کریں اور مشکل حل کرنے میں مدد کریں۔ کیونکہ ٹیچر بھی آخر انسان ہے یہ عین ممکن ہے کہ ٹیچر ہی کو آپ کے بچے کو سمجھنے میں غلط فہمی ہو۔ بعض بچے کلاس روم میں اپنے دوسرے ساتھیوں کے متعلق کسی صحیح یا غلط خیال کا شکار ہو کر ٹیچر یا بلیک بورڈ کی طرف گھورتے رہتے ہیں۔ اور کلاس روم میں جاری پروگرام کی طرف بظاہر عدم دلچسپی رکھنے والے معلوم ہوتے ہیں لیکن اگر ٹیچر اور والدین میں رابطہ موجود ہے تو بچہ کی حقیقی مشکل کھل کر آسانی سے سامنے آ سکتی ہے۔ ٹیچر اور والدین کا صحیح رنگ میں اگر رابطہ ہو اکثر اوقات معجزانہ طور پر بچے کی بھلائی کا راستہ کھل جاتا ہے۔

والدین کے لئے یہ ضروری ہے کہ ٹیچر سے رابطہ کے سلسلہ میں بات چیت کے دوران وہ اپنی حقیقت پسندی کو ہاتھ سے نہ چھوڑیں۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ والدین ٹیچر سے اس وقت رابطہ قائم کرتے ہیں جب بچے کو سزا ملی ہو اور والدین اس پر ٹیچر سے احتجاج کرنا چاہتے ہوں۔ یا وہ اچھے نمبروں سے امتحان میں کامیاب نہ ہوا ہو اور والدین کو خوف ہو کہ وہ اونچے درجہ کے مدرسہ میں داخلہ حاصل نہیں کر سکے گا۔ والدین کی غلطی یہ ہوتی ہے کہ وہ اس بات کو قبول کرنے سے گریز کرتے ہیں کہ بچے نے پوری طرح محنت نہیں کی تھی۔

اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ٹیچر اور طلباء کا تعلق کلاس روم تک محدود ہوتا ہے اور ٹیچر کو اپنی قدر شناسی کا اعتراف سننے کا موقع نہیں ملتا۔ اس کو یہ معلوم نہیں ہو پاتا کہ طلباء پر اس کے کیا اثرات پڑ رہے ہیں۔ لہٰذا اچھے ٹیچروں کے بارہ میں والدین کی طرف سے ٹیچر کے اچھے اثرات کا اعتراف بذریعہ خط یا ملاقات ٹیچر کا حوصلہ بڑھانے میں مددگار ہو گا۔

والدین کے لئے نہ صرف مدرسہ اور ٹیچر سے رابطہ رکھنا ضروری ہے۔ بلکہ اکثر اوقات اپنے بچوں کے ساتھ پڑھنے والے دوسرے بچوں کے والدین سے رابطہ بھی مفید نتائج کا حامل ہوتا ہے۔ اگر کبھی اس کی ضرورت ہو کہ کسی کم صلاحیت اور کارکردگی والے ٹیچر کے خلاف مدرسہ کے سربراہ سے کسی اہم معاملے میں شکایت کی نوبت آئے تو دوسرے بچوں کے والدین سے اس طرح کا رابطہ کارآمد ہو سکے گا۔

مدرسوں میں اکثر اوقات بچے گائیڈنس کونسلر (اگلے درجہ کی پڑھائی کے مضامین کے انتخاب کے لئے یا بعد پڑھائی ختم کرنے کے حصول روزگار کے لئے مشورہ دینے والے) کے سپرد بے سوچے سمجھے کر دیئے جاتے ہیں۔ علاوہ ازیں کونسلر بھی مختلف صلاحیتوں کے ہوتے ہیں۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ تعلیمی سال یا سمسٹر (جو عموماً چار ماہ کے دو دور اور ایک موسم گرما کی چھٹیوں کے ساتھ ۲، ماہ کا ہوتا ہے) کے دوران گائیڈنس کونسلر نے یہ دیکھا نہیں کہ طالب علم تسلی بخش طریقہ پر آگے نہیں بڑھ رہا ہے۔ کونسلر میں طالب علموں کی مشکلات کو پہچاننے اور ان کو حل کرنے کی صلاحیت ضروری ہے۔

اکثر ماں باپ تعلیم کے سلسلہ میں تمام معاملات بچوں پر چھوڑ دیتے ہیں۔ بعض صورتوں میں دیکھا گیا ہے کہ کم عمر بچوں کی پڑھائی میں تو ماں باپ دلچسپی لیتے ہیں لیکن جب وہ ہائی سکول میں پہنچتے ہیں تو ماں باپ یہ خیال کر لیتے ہیں کہ اب ان کے بچوں کو ماں باپ کی تعلیم میں توجہ دینے کی ضرورت نہیں رہی۔ بچے ہنستے کھیلتے گھر میں داخل ہوتے ہیں ماں باپ کو کیا معلوم کہ ان کے وہ بچے بھی جو اونچے درجوں میں پڑھتے ہیں وہ بھی آج کی دنیا میں کن کن خطرات سے گھرے ہوئے ہیں۔

اکثر دیکھا گیا ہے کہ وہ ماں باپ جو اپنے بچوں کے ساتھ کافی وقت نہیں گزارتے وہ کسی زوداثر طریقے کی تلاش میں رہتے ہیں جس کے ذریعہ سے وہ اپنے بچوں میں اس وجہ سے پیدا شدہ خامیوں کو جلد دور کر کے عالم فاضل بنا دیں۔ یا ان کی کسی اخلاقی کمزوری کو اس طرح دور کر دیں۔ بعض والدین کا یہ خیال ہوتا ہے کہ بچوں کی طرف سے ان کی سالہا سال کی غفلت کے عوض ان کا بچہ کسی زوداثر طریقے سے قابلیت حاصل کر کے کالج کی سطح کا امتحان پاس کر لے گا۔ اس قسم کے ماں باپ خود بہت کم کتابیں پڑھتے ہیں۔ اور اپنے علم میں اضافہ کرنے کے لئے خود کوئی کوشش بھی نہیں کرتے ہیں۔ خود اپنا وقت ٹی وی کے سامنے بیٹھ کر ضائع کرتے ہیں۔

والدین کو یہ نہیں بھولنا چاہیئے کہ وہ اپنے بچوں کے امام ہیں۔ جیسے وہ خود بنیں گے۔ ویسے ہی بچے بن جائیں گے۔ ایک چیز جو بچوں کی تعلیم میں سب سے زیادہ مدد دے سکتی ہے وہ یہ ہے کہ بچوں کے کمروں میں ٹی وی کبھی نہ رکھا جائے۔

والدین کو چاہیئے کہ اپنے بچوں کی کامیابی پر جشن منائیں۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ والدین اور ٹیچر کوشش کرتے ہیں کہ ان کے بچوں کی لیاقت ان کے امتحان کے نتیجوں سے ظاہر ہو۔ لیکن ان کو معلوم ہونا چاہیئے کہ ہر بچہ تعلیمی میدان میں اعلیٰ نمبروں سے کامیابی حاصل نہیں کر سکتا۔ لہٰذا ایسے بچوں کی اس انداز میں مدد کریں کہ ان میں خود اعتمادی پیدا ہو۔ بجائے امتحان میں اعلیٰ نمبر حاصل کرنے کے خود اعتمادی کی صفت کا پیدا ہونا زیادہ کارآمد ہے۔

ہم کو یاد رکھنا چاہیئے کہ ہمارے بچے جلد جلد بڑے ہو کر اپنے پیروں پر کھڑے ہو جائیں گے اور جیسا کہ اکثر ہوتا ہے ہم سے الگ ہو کر اپنا گھر بسائیں گے۔ لہٰذا ہم ان کے ساتھ جس قدر بھی زیادہ وقت صرف کریں اسی قدر زیادہ فائدہ والدین کی صحبت سے ان کو حاصل ہو گا اور وہ اعلیٰ اخلاقی اور روحانی قدروں کے حامل ہوں گے۔

(پندرہ روزہ المصلح کراچی جلد ۱ شمارہ ۲۰-۲۱)

سب سے اوّل روک عرفان الٰہی کے حاصل ہونے میں ارتکاب گناہ ہے۔

(حضرت فضل عمر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بشیر احمد آرچرڈ

محمد زکریا ورک

روح کی پاکیزگی

محترم بشیر احمد صاحب آرچرڈ کہتے ہیں۔

روح انسان کا نہایت قیمتی سرمایہ ہے جو ہمیشہ کے لئے رہتی ہے اور ایک روحانی درجہ سے دوسرے روحانی درجہ میں تبدیل ہوتی رہتی ہے۔ اگرچہ اللہ تعالیٰ نے یہ حکم فرمایا ہے کہ انسان کا علم روح سے متعلق اس دنیا میں محدود رہیگا لیکن قرآن مجید جو اللہ کی اپنی کتاب ہے وہ اس زمانہ کے پادریوں۔ غیر دینداروں ملحدوں کے لئے ایک زبردست چیلنج ہے وہ اس موضوع پر دوسری تمام مذہبی کتابوں سے زیادہ روشنی ڈالتا ہے جیسا کہ قرآن کے خدائی کلام ہونے کا موضوع ایک وسیع مضمون ہے اس لئے ہم اس موضوع پر بحث نہیں کریں گے۔ قرآن مجید کی تعلیم کے مطابق روح انسان کی پیدائش کے ساتھ ہی پیدا ہوتی ہے یہ جسم کے اندر کسی باہر کی دنیا سے داخل نہیں ہوتی۔ یہ انسان کے بیج کے اندر چھپی رہتی ہے اور جسم کے اندر جسم کی پرورش کے ساتھ ساتھ پرورش پاتی ہے (-) اللہ تعالیٰ کے وحدانیت کے تصور کی صحیح سمجھ مثبت سوچ اور نیک اعمال کچھ وہ اسباب ہیں جن پر روح کی ٹھیک پرورش کا انحصار ہے اگرچہ دین حق جسم کی حفاظت پر کافی زور دیتا ہے لیکن روح کی مناسب دیکھ بھال ہمارا مطمح نظر ہونا چاہیئے۔ گویا دوسرے لفظوں میں یہ بہتر ہے کہ انسان اپنی زندگی گنوا دے مگر روح کو ہرگز نہ گنوائے۔

روح ایک نہایت نازک اور خفیف جسم ہے بہ نسبت ایتھرک باڈی کہ یوں لگتا ہے کہ موت کے بعد روح گویا ایتھرک باڈی میں سکون پذیر رہتی ہے قرآن مجید یہ سکھلاتا ہے کہ موت کے وقت سے لے کر روز قیامت تک کے درمیانی وقفہ میں روح کسی دوسری صورت میں موجود رہیگی اور قیامت کے روز یہ پرورش پاکر ایک نئی روحانی تخلیق کی صورت میں نمودار ہوگی۔

یہ جاننا اور سمجھنا بھی ضروری ہے کہ برزخ کی حالت کوئی ایسی جگہ نہیں جہاں روح قیامت کے آنے تک بے حس پڑی رہے گی کیونکہ برزخ میں یہ روحانی پرورش گویا اس طرح پائے گی جس طرح عورت کے رحم کے اندر بچہ پرورش پاتا ہے۔ روح کی دوبارہ پیدائش کے اس عرصہ میں روح جنت کی نعمتوں یا جہنم کی سزاؤں سے موت کے وقت اپنے روحانی مقام کے مطابق آگاہ ہوگی حتیٰ کہ اس زندگی میں بھی انسان جنت یا جہنم کی زندگی سے آگاہ ہوتا رہے گا۔ لیکن برزخ میں وہ خوب محسوس کئے جائیں گے یا روز قیامت اس سے بھی زیادہ۔

یاد رہے کہ روح کے سفر کا کوئی انجام نہیں۔ جب سے ایک دفعہ پاک ہوجاتی ہے تو کائنات کی گہرائیوں میں یہ دن رات مزید سے مزید ترقی کرتی ہے یہ اس لئے نہیں کہ اس نے مزید نیک کام کئے ہوتے ہیں کیونکہ نیکی یا بدی کرنے کی استطاعت تو موت کے بعد ختم ہوجاتی ہے یہ محض خدا کا فضل ہوتا ہے۔ چہرہ کی مثال روح کے دریچہ سے دی گئی ہے۔ ایک نیک انسان کے چہرہ سے خالص نور عیاں ہوتا ہے جو اس کے چہرہ اور خدوخال کو خوب صورت کر دیتا ہے جبکہ ایک برے شخص کا چہرہ بدنما اور سیاہ ہوتا ہے۔ برزخ کی حالت میں یہ چیز اور بھی واضح ہوگی یہ حقیقت ایسے لوگوں نے بیان کی ہے جنہوں نے مُردوں سے ملاقات کی ہے۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

"میں اس میں صاحب تجربہ ہوں مجھے کشفی طور پر عین بیداری میں بارہا بعض مُردوں کی ملاقات کا اتفاق ہوا ہے اور میں نے بعض فاسقوں اور گمراہی اختیار کرنے والوں کا جسم ایسا سیاہ دیکھا کہ گویا وہ دھوئیں سے بنایا گیا ہے غرض میں اس کوچہ سے ذاتی واقفیت رکھتا ہوں اور میں زور سے کہتا ہوں کہ جیسا کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے ایسا ہی ضرور مرنے کے بعد ہر ایک کو ایک جسم ملتا ہے خواہ نورانی خواہ ظلماتی۔

ایک شخص جتنا زیادہ اپنے جسم کے اندر کی کائنات پر غور کرتا ہے اتنا ہی زیادہ وہ اس دنیا کی مختصر زندگی سے آگاہ ہوتا ہے۔ اور زندگی کے مقصد کو حاصل کرنے کے لئے انسان کو اپنے ہوش و حواس اور FACULTIES استعمال کرنی چاہئیں۔ اس گفتگو کا لب لباب یہ ہے کہ زندگی کا مقصد محض روح کی پاکیزگی ہے۔

نظارتوں کا قیام

دنیا میں لیڈر اور پیش رو ایسے ہوتے ہیں کہ انہیں اپنے دائرہ انتظام میں بعض خاص خاص شعبوں کی ترقی کی طرف زیادہ توجہ ہوتی ہے اور دوسرے شعبے غفلت کی حالت میں پڑے رہتے ہیں۔ لیکن خدا نے حضرت امام جماعت الثانی کو ایسی آنکھ دی تھی جو چاروں طرف دیکھتی اور ہر پہلو پر نگاہ ہوتی تھی اور جماعت کی حفاظت اور ترقی کیلئے جن جن امور کی ضرورت ہے۔ ان میں سے کوئی بھی آپ کی نظروں سے اوجھل نہیں رہا۔ چنانچہ ہم دیکھ چکے ہیں کہ کس طرح اپنی امامت کے ان ابتدائی سالوں میں آپ نے تصنیف کی طرف، تربیت کی طرف، سیاست کی طرف اور خدمت خلق کی طرف ایک ہوشیار اور چوکس نظر کے ساتھ توجہ رکھی اور ہر موقعہ سے پورا پورا فائدہ اٹھایا۔ اسی طرح اس عرصہ میں آپ کی آنکھ جماعت کے مرکزی نظام کی اصلاح کیطرف بھی لگی ہوئی تھی۔ اور آپ صدر انجمن احمدیہ کے نظام کے اس تفصیلی حصہ میں جو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (اللہ تعالیٰ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے) کا فیصلہ کردہ نہیں تھا۔ بلکہ خود انجمن کا قائم کردہ تھا۔ بعض نقائص کو دیکھ کر اسکی اصلاح کے سوال پر غور فرما رہے تھے۔ اس نظام میں سب سے بڑی کمزوری آپ کو یہ نظر آتی تھی کہ اسکے اندر مرکزیت کا اصول بہت زیادہ غلبہ پاچکا ہے۔ اور مختلف صیغہ جات ایک ہی سیکرٹری کے ماتحت اسطرح جمع ہیں کہ ان صیغوں کے افسروں کو کوئی ذمہ دارانہ پوزیشن حاصل نہیں رہتی۔ حتی کہ صدر انجمن احمدیہ کے مشوروں میں بھی ان افسروں کی آواز کا کوئی دخل نہیں ہوتا۔ بلکہ صدر انجمن احمدیہ کے جملہ انتظامی فیصلہ جات خالصۃً ایسے ممبروں کی رائے سے تصفیہ پاتے تھے جنکے ہاتھ میں کسی انتظامی شعبہ کی باگ ڈور نہیں۔ آپ نے اس نقص کو دیکھ کر اسکی اصلاح کی تجویز فرمائی مگر دوسری طرف آپ اس بات کو بھی محسوس کر رہے تھے کہ ممکن ہے کہ ایک قائم شدہ نظام کو یک لخت بدل دینے میں کوئی دوسری قسم کے نقصانات نہ پیدا ہونے لگیں۔ پس آپ نے اس الجھن میں سے یہ راہ نکالی کہ صدر انجمن احمدیہ کے نظام کو قائم رکھتے ہوئے اسکے پہلو میں ایک دوسرا متوازی نظام جاری فرما دیا۔ جس میں ہر شخص ایک مستقل صیغے کا انچارج تھا۔ اور پھر یہ سب انچارج باہم مل کر ایک انتظامی انجمن بناتے تھے۔ ان افسروں کا نام آپ نے ناظر تجویز فرمایا اور ان کی انجمن کا نام مجلس نظارت رکھا۔ اور مختلف ناظروں کے اوپر آپ نے ایک صدر ناظر مقرر کیا جس کا نام ناظر اعلیٰ رکھا گیا۔ جس کا کام مختلف نظارتوں میں اتحادِ عمل قائم رکھنا اور ان کے اختلافی امور کا فیصلہ کرنا اور مجلس نظارت کے اجلاسوں میں صدارت کے فرائض انجام بجا لانا تھا۔ گویا اسطرح مرکزِ سلسلہ میں دو مختلف نظام قائم ہو گئے۔ ایک وہی پرانا صدر انجمن احمدیہ کا نظام اور دوسرے مجلس نظارت کا جدید نظام۔ ان دونوں میں کوئی ٹکراؤ کی صورت نہیں تھی۔ کیونکہ صدر انجمن احمدیہ کا کام صدر انجمن احمدیہ کے ہاتھ میں رہا۔ اور نیا نظام جو امامت ثانیہ میں جاری ہوا تھا وہ نظارت کے انتظام میں رکھ دیا گیا۔ اس موقعہ پر آپ نے مختلف قسم کے کاموں کو بھی ایک اصولی تقسیم کے مطابق منقسم فرمایا۔ چنانچہ ایک نظارت (اصلاح و ارشاد) کی قائم کی گئی۔ ایک تعلیم و تربیت کی، ایک مال کی، ایک ضیافت کی، ایک بہشتی مقبرہ کی ایک امور خارجہ کی، اور ایک امور عامہ کی وغیرہ ذالک۔ اس جداگانہ نظام نے کئی سال تک علیحدہ صورت میں کام کیا اور جب اس نظام کا اچھی طرح تجربہ ہو گیا تو اکتوبر ۱۹۲۵ء میں آکر صدر انجمن احمدیہ کا نام اور اسکی اصولی صورت قائم رہی مگر صیغہ جات کی تقسیم اور ناظروں کی ذمہ دارانہ پوزیشن جدید نظام کے مطابق قائم ہو گئی۔ اور اب یہی مخلوط صورت جماعت کا مرکزی نظام ہے۔

بقیہ: صفحہ ۳ سے آگے

لئے خدا تعالیٰ کی مخلوق میں قدامت نوعی پائی جاتی ہے۔ یعنی مخلوق کی انواع میں سے کوئی نہ کوئی نوع قدیم سے موجود چلی آئی ہے۔ مگر شخصی قدامت باقی ہے اور باوجود اس کے خدا کی صفت (-) اور (-) بھی ہمیشہ اپنا کام کرتی چلی آئی ہے وہ بھی معطل نہیں ہوئی۔

(چشمۂ معرفت صفحہ ۲۶۸)

یہ مت سمجھو کہ خیال کوئی معمولی چیز ہے۔ دنیا میں جس قدر بھی کام ہو رہے ہیں۔ وہ سب خیال ہی کا نتیجہ ہیں۔ مثلاً جب کوئی شخص ایمان لاتا ہے تو پہلے اسکے دل میں دین حق پر ایمان لانے کا خیال ہی پیدا ہوتا ہے۔ اسی طرح اور جس قدر کام انسان کرتا ہے۔ ان کی ابتدا خیال سے ہی شروع ہوتی ہے۔ اس لئے یہ نہ کہو کہ خیال کچھ حقیقت نہیں رکھتا۔ خیال ایک حقیقت، ایک واقعہ اور بہت بڑی صداقت ہے۔

(حضرت فضل عمر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

کاغذی ہے پیرہن

پیراماؤنٹ چیف وی۔ دی کالون خدا کے فضل سے ایک بہت وجیہ انسان تھے۔ اس تصویر میں وہ سب سے نمایاں ہیں ایک تو اس لئے کہ وہ کھڑے ہیں اور باقی سب بیٹھے ہیں اور دوسرے اس لئے کہ انہوں نے اپنی تقریر کے دوران ایک ایسا پوز بنایا ہوا ہے جو عام طور پر دیکھنے میں نہیں آتا۔ مقرر کبھی انگلی سے اشارہ کرتا ہے کبھی ہاتھ سے کبھی ایک بازو ہلاتا ہے لیکن پیراموںٹ چیف کالون نے دونوں ہاتھ آگے کی طرف پھیلائے ہوئے ہیں اور نیچے بھی کھلے ہیں۔ کسی بڑی اہم بات کی طرف دل کھول کر اشارہ کر رہے ہیں۔ بلکہ اس کی وضاحت کر رہے ہیں۔ ان کے علاوہ تصویر میں ایک ایجوکیشن آفیسر ہیں۔ سیرالیون کی احمدیہ جماعت کے سیکرٹری مسٹر کمانڈا ابونگے اور دو پرنسپل صاحبان ایک بواجے بو کے احمدیہ سیکنڈری سکول کے پرنسپل مسٹر مبارک احمد نذیر اور دوسرے دارو احمدیہ سیکنڈری سکول کے پرنسپل مسٹر عبدالسلام ظافر اور تقریب ہے دارو احمدیہ سیکنڈری سکول کے ایک نئے ونگ کے سنگِ بنیاد رکھے جانے کی۔ اس سکول میں مروجہ 'O' لیول کی تعلیم کے علاوہ ٹائپنگ اور اکاؤنٹنسی بھی سکھائی جاتی تھی اور غالباً یہ مضامین اس لئے مروجہ سلیبس کے ساتھ اضافہ کئے گئے تھے کہ پرنسپل صاحب کو ان مضامین میں دلچسپی تھی اور وہ اکثر درسی تعلیم کے ساتھ ساتھ عملی تعلیم کا بھی ذکر کیا کرتے تھے۔ سنگِ بنیاد میں پہلے خاکسار نے ایک اینٹ رکھی پھر پیراموںٹ چیف وی۔ وی۔ کالون نے (جو اس وقت سیرالیون کی احمدیہ جماعت کے صدر تھے) ۔ اور پھر ایجوکیشن آفیسر نے اور پرنسپل صاحبان نے اور سکول کے طلباء کے نمائندے نے۔

پیراموںٹ چیف وی۔ وی۔ کالون خاصے متحمل مزاج اور بردبار بھی تھے۔ بات ہمیشہ نرم روئی سے کرتے اور چونکہ ان کا شمار نہ صرف چیفوں میں ہوتا تھا بلکہ دانشوروں میں بھی۔ جو بات کرتے خوب ناپ تول کر کرتے اور اس طرح احباب پر چھا جاتے اور اپنی بات ان سے منوا لیتے۔ جہاں تک ان کی سادگی کا تعلق ہے میں بعض اوقات حیران رہ جاتا کہ ان ممالک میں تو اکثر چیف اپنے آپ کو کوئی بالا قسم کی مخلوق سمجھتے ہیں۔ یہ سارے کام اپنے ہاتھ سے کرتے تھے۔ میں ایک دن اچانک ان کی کوٹھی جسے محل بھی کہا جا سکتا ہے پہنچا تو میں نے دیکھا کہ تیل کا سٹوو کھولا ہوا ہے اور اس کے ایک ایک حصے کو صاف کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ بھی بہت سی ایسی باتیں دیکھنے میں آتی تھیں۔ جن سے معلوم ہوتا تھا کہ آپ میں چیف ہونے کی وہ بو نہیں ہے جو عام طور پر چیفوں میں پائی جاتی ہے۔ میں نے کہا ہے کہ ان کا شمار دانشوروں میں بھی ہوتا تھا۔ آپ لکھے پڑھے انسان تھے اور آپ کو یہ شوق تھا کہ اپنی لوکل زبان جسے مینڈے کہتے ہیں میں مذہبی لٹریچر کا ترجمہ کیا جائے چنانچہ آپ نے دیگر چھوٹی چھوٹی کتابوں کے علاوہ قرآن مجید کا بھی مینڈے زبان میں ترجمہ کیا اور ایک پیراموںٹ چیف کے لئے یہ ایک بہت بڑی بات ہے کہ وہ علمی طور پر بھی اس پائے کا ہو کہ قرآن مجید کا اپنی زبان میں ترجمہ کر سکے۔

ایک دفعہ آپ جلسہ سالانہ ربوہ پر تشریف لائے جب اپنے علاقہ دارو سے فری ٹاؤن میرے پاس پہنچے تو میں نے دیکھا کہ ان کے ساتھ بعض اور دوست بھی تھے جن میں شائد بعض چھوٹے درجے کے چیف بھی شامل تھے۔ ان سب لوگوں نے دو دن تک انتہائی کوشش کی کہ چیف کالون جلسے پر نہ جائیں ان کی چیف ڈم کے حالات بیان کرتے رہے اور ان کی عدم موجودگی سے جو ان کے خیال میں نقصان ہو سکتا تھا اس کا بھی ذکر کیا لیکن پیراموںٹ چیف کالون مصر تھے کہ وہ جلسہ سالانہ میں ضرور شرکت کریں گے ربوہ تشریف لائے۔ جلسہ سالانہ میں شرکت کی۔ حضرت امام جماعت الثالث اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر رحمتیں نازل فرماتا رہے کے ساتھ نہایت پیاری اور یادگار ملاقاتیں ہوئیں۔ اسی طرح وکالت تبشیر کے مدار المہام سے بھی ملاقاتیں ہوئیں۔ ہمارے ہاں ایسے شریف آدمی کو جو کم گو بھی ہو اور بے ضرر بھی عام طور پر پیار سے یا مذاق کے رنگ میں گئو یعنی گائے کہا جاتا ہے۔ یہی لفظ چیف کالون صاحب کے لئے بھی یہاں کہا گیا مجھے اس سے انتہائی خوشی ہوئی کہ احمدیہ جماعت سیرالیون کا صدر اپنی شرافت منوا کر آیا ہے اور اپنی تحمل مزاجی اور بردباری کا بھی۔ بہت اچھا اثر چھوڑا۔ جب حضرت امام جماعت الثالث نے سیرالیون تشریف لے جانے کا پروگرام بنایا تھا تو اس وقت خاکسار اور چیف صاحب اور بعض اور دوست صدر مملکت سے ملے۔ یہ ملاقات بھی نہایت اہم تھی نہ صرف حضور کی متوقع آمد کے لئے تمام انتظامات مکمل کرنے کا اہتمام ہو گیا۔ بلکہ صدر مملکت نے جس اعزاز کے ساتھ چیف کالون صاحب کے ساتھ ملاقات کی وہ خاصی حیرت کی بات تھی۔

جس تقریب پر یہ تصویر لی گئی تھی اس میں تقریر کرتے ہوئے پیراماؤنٹ چیف کالون صاحب نے احمدیہ جماعت کی تعلیمی خدمات کا خاص طور پر ذکر کیا۔ سیرالیون میں حضرت مولانا نذیر احمد صاحب علی نے پہلا سکول کھولا اور اس کے بعد آہستہ آہستہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تعلیمی میدان میں ہماری جماعت آگے سے آگے ہی بڑھتی گئی۔ اس وقت وہاں تقریباً یک صد پرائمری سکول ہیں اور بیس کے قریب سیکنڈری سکول۔ آپ نے یہ بھی بتایا کہ ہمارے سکول نہ صرف مروجہ سلیبس پڑھاتے ہیں بلکہ ان کی نظر خاص طور پر طلباء اور طالبات کے کردار پر ہوتی ہے۔ کسی کا کوئی مذہب ہو لیکن اسے یہ سکھایا جاتا ہے کہ وہ اپنے مذہب کا ادب کرے اور اپنے مذہب کے مطابق اپنی زندگی بہتر طریق پر گذارنے کی کوشش کرے اور حقیقت یہ ہے کہ اگر سب لوگ اپنے اپنے مذہب کی اچھی باتوں پر عمل کرنا شروع کر دیں تو یہ دنیا جنت ارضی بن جائے۔ چونکہ آپ خود بھی ایک عالم باعمل انسان تھے آپ نے طلباء کو بھی یہی نصیحت کی کہ علم کا حاصل کرنا محض حصول علم کے لئے نہیں بلکہ زندگی کو بہتر بنانے کے لئے ہونا چاہیئے ہر وہ اچھی بات جو وہ پڑھتے ہیں یا سکول میں سیکھتے ہیں انہیں اس بات کو اپنی زندگی کے لائحہ عمل میں شامل کر لینا چاہیئے۔ اسی بات سے پتہ چل سکتا ہے کہ انہوں نے علم نہ صرف پڑھا ہے بلکہ اس سے فائدہ اٹھایا ہے۔

تصویر میں جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے ایک ایجوکیشن افسر بھی ہے۔ احمدیہ جماعت محکمہ تعلیم کی ہمیشہ ممنونِ احسان رہی ہے۔ اس لئے کہ جہاں کہیں ہماری جماعت نے سکول کھولنا چاہا محکمہ تعلیم نے ہر طرح اس کی امداد پیش کی اور اس کے علاوہ جہاں کہیں محکمہ تعلیم نے سمجھا کہ سکول کھولا جانا چاہیئے احمدیہ جماعت نے اپنے آپ کو مشکلات میں ڈال کر بھی وہاں سکول کھولا اور محکمہ تعلیم کی ضرورت اور سیرالیون کی ضرورت کو بھی پورا کیا۔

اسی لئے ہماری اکثر تقاریب میں خاص طور پر جن کا تعلق تعلیم سے ہوتا تھا محکمہ تعلیم کے کوئی نہ کوئی افسر ضرور شریک ہوتے تھے۔ بواجے بو احمدیہ سیکنڈری سکول کے پرنسپل مبارک احمد صاحب نذیر کے متعلق کہا جا سکتا ہے کہ آپ جتنے استاد تھے اتنے ہی مربی بھی بلکہ اگر یہ کہنا نامناسب نہ ہو تو میں کہوں گا کہ مربی زیادہ تھے اور استاد کم۔ لیکن جب میں یہ کہتا ہوں کہ استاد کم تو یہ صرف مربی ہونے کے مقابلے میں کہتا ہوں ورنہ ان کا سکول نہ صرف کسی دوسرے سکول سے کم نہیں تھا بلکہ بہت سے سکولوں سے آگے تھا۔ ان کا ڈسپلن بہت اچھا تھا ان کا طریق تعلیم بہت پسندیدہ تھا۔ کیونکہ وہ P.R کے ماہر تھے اور ان کے تعلقات شہریوں سے، والدین سے اور طلباء سے بہت اچھے تھے۔ جہاں تک مربی ہونے کا سوال ہے اگرچہ وہ باقاعدہ مربی تو نہ تھے لیکن انہیں ورثے میں یہ بات ملی تھی کہ وہ ہمہ وقت جماعت کی خدمت میں مصروف رہتے۔ میں اپنی موجودگی میں وہاں یہ محسوس کرتا تھا کہ انہیں جو بھی جماعتی کام بتا دیا جائے اس کے متعلق مطمئن ہو جانا چاہیئے کہ اب وہ کام ہو جائے گا۔ خاص طور پر انہیں عمارات بنوانے کا ملکہ تھا۔ بو میں بیت الحمد پر انہوں نے کام کیا اور بنانے والوں نے بتایا کہ دھوپ اور بارش کی پرواہ کئے بغیر انہوں نے اسی عمارت کی نگرانی کی۔ کینما میں مشن ہاؤس اور بیت الحمد بنوایا گیا تو وہ بھی زیادہ تر انہی کی کوششوں کا نتیجہ تھا۔ مجھے یاد ہے کہ میں نے اپنے بلیٹن "احمدیہ نیوز اینڈ ویوز" میں لکھا تھا کہ مبارک احمد نذیر ہماری جماعت کے بلڈنگ ماسٹر ہیں اس لئے کہ عمارات بنوانے کا انہیں خاص ملکہ ہے۔

جانتا تو میں انہیں بہت دیر سے تھا جب وہ ابھی سکول کی چھوٹی کلاسوں میں تعلیم پاتے تھے لیکن جب ۱۹۶۳ء میں پاکستان سے سیرالیون جا رہے تھے اور ایک آدھ روز کے لئے میرے پاس نائیجیریا بھی ٹھہرے تو میرا صحیح معنوں میں ان سے تعارف ہوا۔ اور مجھے اس بات کا احساس ہوا کہ انہیں مذہبی لٹریچر سے کتنی زیادہ واقفیت ہے اور انہیں اس واقفیت کا اتنا شوق ہے کہ وہ اس واقفیت کو ہمیشہ بڑھاتے رہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نائیجیریا پہنچتے ہی مجھے ایک کتاب کا نام لے کر کہنے لگے۔ یہ کتاب آپ نے دیکھی ہے یہ ایک پادری کی لکھی ہوئی ہے۔ افریقہ کے متعلق اور اس میں عیسائیت اسلام اور بدمذہب یعنی پیگنزم کا ذکر ہے۔ اس کے الگ الگ حصوں میں تقسیم کرکے ان کی تفاصیل بیان کی ہیں۔ کہنے لگے اس میں تو آپ کا بھی ذکر ہے۔ آپ کے ایک ریڈیو براڈکاسٹ کو کوٹ کرکے مصنف نے آپ کے متعلق بہت اچھے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ اس کتاب کا نام "گاڈ"، "اللہ اینڈ جوجو" ہے

دوسرے پرنسپل جو اس تصویر میں موجود ہیں۔ وہ ہیں مکرم عبدالسلام صاحب ظافر جو دارو احمدیہ سیکنڈری سکول کے پرنسپل تھے۔ آپ عربی زبان کے بھی ماہر ہیں اور دینیات کی تعلیم جو ویسٹ افریقہ میں دی جاتی ہے اس کے سلیبس پر بھی عبور رکھتے ہیں۔ چنانچہ آپ نے اس سلیبس کے لئے ایک کتاب مرتب کی اور جو اگرچہ اس وقت تک چھپ تو نہیں سکی تھی۔ لیکن ہم اسے سائیکلو سٹائل کرکے تمام ضرورت مندوں کو فراہم کیا کرتے تھے اور اس وقت یہ سمجھا جاتا تھا اور یہ بات تھی بھی درست کہ اس کتاب نے طلباء کو بہت مدد بہم پہنچائی۔ آپ ہمارے لئے اس طرح بھی مفید ثابت ہوتے تھے کہ احمدیہ جماعت کے جلسہ سالانہ پر آپ بڑی روانی کے ساتھ عربی زبان میں تقریر کرتے تھے۔ اس تقریر کا ایک فائدہ تو یہ ہوتا تھا کہ ہمارے جلسے میں انگریزی، مینڈے، کریول اور عربی میں تقاریر یعنی کئی زبانوں میں تقاریر ہو جاتی تھیں۔ اس کا دوسرا فائدہ یہ ہوتا تھا کہ نوجوانوں کو عربی زبان پڑھنے اور عربی زبان بولنے کی طرف توجہ پیدا ہوتی تھی۔ چنانچہ آہستہ آہستہ ہمارے بعض سکولوں میں عربی کو اس طرح رائج کیا گیا کہ وہاں پر ڈرل بھی عربی زبان میں کروائی جاتی تھی۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ عربی زبان کی ترویج میں احمدیہ جماعت نے کس طرح کام کیا ہے اور اس کام کی کیا اہمیت ہے۔ تصویر کی کیفیت یہ ہے کہ بائیں طرف مسٹر کمانڈا بونگے سیکرٹری جنرل ہیں۔ ان سے آگے پیراماؤنٹ چیف وی۔ وی۔ کالوں کھڑے تقریر کر رہے ہیں اور ان کے آگے یہ خاکسار (نسیم سیفی) ہے اور میرے آگے محکمہ تعلیم کے ایک افسر۔ ہم سے پچھلی قطار میں مبارک احمد صاحب نذیر اور عبدالسلام صاحب ظافر اور ایک دو اور دوست جو پوری طرح نظر نہیں آرہے۔ یہ تصویر سٹیج کی ہے اور اس سٹیج کے آگے دارو کے معززین اور دارو سکول کے طلباء ہیں جو تصویر میں شامل نہیں ہو سکے۔

پیراماؤنٹ چیف موصوف اب اللہ کو پیارے ہو چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے انہوں نے اس تقریب کو حسن بھی عطا کیا ہے اور رعب بھی۔

بقیہ: صـ۳ سے آگے

داخل ہو گیا ہو اس کا جواب یہ ہے کہ بیشک بنی اسرائیل موسوی مذہب کو اپنے لئے مخصوص سمجھتے تھے مگر اس میں بعض مستثنیات بھی تھے اور بعض قسم کے لوگوں کو یہودی مذہب میں شامل کرنے کی اجازت بھی ہوتی تھی۔ مثال کے طور پر یہودیوں کے غلام یا ان کے ملک میں آکر اور ان کے تابع ہو کر بسنے والے لوگوں کو یہودی مذہب قبول کرنے کی اجازت ہوتی تھی چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی کتاب خروج میں لکھا ہے کہ "اور اگر کوئی بیگانہ تمہارے ساتھ مقیم ہو اور خداوند کی فسح کیا چاہے (یعنی یہود کی تہواروں میں شامل ہونا چاہے) تو اس کے سب مرد اپنا ختنہ کروائیں۔ تب وہ نزدیک آئے اور فسح کرے۔ اور اب وہ گویا تمہاری زمین میں پیدا ہوا ہے کیونکہ نامختون انسان اسے نہ کھائے گا۔ وطنی اور بیگانے کی جو تمہارے بیچ میں ہے ایک شریعت ہوگی"

(خروج باب ۱۲ آیت ۴۸، ۴۹) ان آیات سے ظاہر ہے کہ موسوی شریعت گو اپنے آپ کو بنی اسرائیل سے مخصوص قرار دیتی ہے لیکن سوسائٹی میں یک جہتی قائم رکھنے کے لئے اس امر کی اجازت دیتی ہے کہ جو لوگ بنی اسرائیل کے درمیان آکر بس جائیں اور ان کے ساتھ مل کر ایک حکومت کا جزو بننا چاہیں وہ موسوی شریعت میں داخل ہو سکتے ہیں۔

اسی طرح استثناء باب ۲۳ آیت ۳ تا ۸ میں ان قوموں کی لسٹ بتائی ہے جن کے افراد بعض قیود کے ماتحت یہودی نظام میں شامل ہو سکتے ہیں۔

خدا تعالیٰ کی صفات اپنے اندر پیدا کرنا معرفتِ الٰہی حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے۔
(حضرت فضل عمر)

واقفینِ نَو

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تمام واقفینِ نَو کو صحت و تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور وہ بڑے ہو کر خود اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

جو دوست وقفِ نَو میں شامل اپنے بچوں کی تصاویر الفضل میں شائع کرانا چاہتے ہیں ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ پاسپورٹ سائز بلیک اینڈ وائٹ اور صاف تصاویر بھجوائیں
(ادارہ)

فہیم احمد ابن محمد لطیف
فیصل آباد

عمار احمد ابن چوہدری احسان اللہ
وڑائچ - لاہور

بلال افضال ابن افضال احمد
گولیکی - ضلع گجرات

ندیم احمد ابن سلیم احمد
گوجرخان ضلع راولپنڈی

لبنیٰ مظفر بنت مظفر احمد
ربوہ

محمد البشارت ابن محمد اشرف باجوہ
شاہدرہ لاہور

عائشہ اشرف بنت محمد اشرف
شاہدرہ لاہور

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

مکرم طارق محمود ناصر صاحب ابن مکرم چوہدری عبدالرحمن صاحب محلہ دارالصدر شمالی ربوہ چند روز سے گردہ کی تکلیف کے باعث بیمار ہیں۔

○ مکرم شیخ محمد علی صاحب انبالوی (سابق صدر جماعت احمدیہ فاروق آباد) بعارضہ شوگر، بلڈ پریشر بیمار ہیں۔ اسی طرح ان کی اہلیہ بھی علیل ہیں۔

احباب ان سب کے لئے دعا کریں۔

بازیافتہ ٹاپس

ایک ہفتہ قبل دارالضیافت کے سامنے سے ایک ٹاپس سونے کا ملا ہے۔ جن کا ہو وہ مکرم صدر عمومی صاحب کے دفتر سے رابطہ پیدا کریں۔

(مناسب معلوم ہوتا ہے کہ جن صاحب کو کوئی گری ہوئی چیز ملے وہ مکرم صدر صاحب عمومی کے دفتر میں جمع کروا دیا کریں اور اسی طرح جن صاحب کی کوئی چیز گم ہوئی ہو۔ وہ بھی مکرم صدر صاحب عمومی ہی کے دفتر سے رابطہ کر کے معلوم کریں کہ وہ چیز کسی کو ملی ہے یا نہیں

(ادارہ الفضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ کابل میں احمد شاہ مسعود اور حکمت یار کے حامیوں کے درمیان گھمسان کی جنگ کی اطلاعات ملی ہیں۔ قلعہ بالا حصار پر حکمت یار کے حامیوں نے حملہ کیا۔ یہ حملہ ٹینکوں کی لڑائی کے بعد پسپا کر دیا گیا۔ حکمت یار کے کمانڈر نے دعویٰ کیا ہے کہ صوبہ لوگر سے ۲۵ ہزار مجاہدین کے ساتھ حکمت یار کابل پہنچ رہے ہیں۔ حزب اسلامی حکمت یار گروپ کے ہزاروں جنگجو پاکستان میں موجود افغان مہاجر کیمپوں سے کابل پہنچ گئے ہیں۔ سابق جنرل ملیشیا اور پولیس حکمت یار کے خلاف لڑ رہے ہیں۔ دوسری طرف احمد شاہ مسعود گروپ کی جمعیت اسلامی کی حمایت میں کمک لیکر ایران کے حامی شیعہ مجاہدین پہنچ گئے ہیں۔

○ کابل میں اقتدار کی جنگ میں شاہ مسعود اور حکمت یار دونوں کی کامیابی کے بارے میں مختلف ذرائع نے مختلف باتیں کہی ہیں۔ پاکستان کے دفتر خارجہ کے ترجمان نے دعویٰ کیا ہے کہ احمد شاہ مسعود کا پلہ بھاری ہے۔ جبکہ ایک اخباری اطلاع میں پہلے دن حکمت یار کی کامیابی کا دعویٰ کیا گیا ہے۔ لڑائی میں ملیشیا کے سینکڑوں سپاہیوں کی ہلاکت اور ایک طیارہ مار گرانے کی بھی خبر ملی ہے۔ پی ٹی وی کے مطابق معمولی لڑائی ہوئی ہے۔ اخبارات نے کابل میں خونریز لڑائی کی خبریں دی ہیں۔ جن میں سینکڑوں افراد ہلاک و زخمی ہوئے ہیں۔ اطلاعات کے مطابق حکمت یار کی حامی فوجوں نے ایک خونریز جنگ کے بعد مشہور قلعہ بالا حصار پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور کابل کے حکمران ٹولے کے ایک نائب صدر اور افغان ملیشیا کے سپریم کمانڈر جنرل رشید دوستم کو گرفتار کر لیا ہے۔ ایئر پورٹ پر قبضے کے بارے میں دونوں دھڑوں میں شدید جنگ جاری ہے۔ اور حکمت یار کی فوجیں آگے بڑھ رہی ہیں۔ ریڈیو اور ٹیلیویژن پر کابل کی سرکاری ملیشیا کا قبضہ ہے لیکن باقی شہر کا حصہ حکمت یار کے حامیوں کے قبضے میں ہے۔

○ بی بی سی کا کہنا ہے کہ بیشتر سرکاری دفاتر سمیت متعدد تنصیبات پر احمد شاہ مسعود کی حامی فوجوں کا قبضہ ہے۔ بی بی سی کے مطابق وزیر دفاع جنرل اسلم وطن یار اور وزیر داخلہ نے حکمت یار کی حمایت کا اعلان کر دیا ہے۔

○ امریکہ کے محکمہ خارجہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ امریکہ افغانستان میں امن قائم کرنے کے لئے کسی بھی گروپ سے مذاکرات کیلئے تیار ہے۔

○ عبوری کونسل کے سربراہ پروفیسر مجددی نے اعلان کیا ہے کہ وہ ۲۷ اپریل کو کابل جاکر اقتدار سنبھال لیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ۱۴ سال کے بعد وہ واپس وطن جائیں گے اور ان کے راستے میں کوئی رکاوٹ نہیں ہوگی۔

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ کابل پر کسی کا کنٹرول نہیں۔ انہوں نے کہا کہ حکمت یار سمیت تمام افغان لیڈروں سے میر المحہ بہ لمحہ رابطہ قائم ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی ہے افغان عبوری کونسل چند دنوں میں اقتدار سنبھال لے گی۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ حکمت یار کی فوجوں کی مدد کرے۔

○ خلیج کی جنگ کے بعد خلیجی اور عرب ممالک میں یورپی اور امریکی فوجوں کے وسیع اثر و رسوخ کے بعد عرب ممالک کی افواج میں شامل پاکستانیوں کو واپس بھیجا جا رہا ہے۔ صرف متحدہ عرب امارات میں ساڑھے چار ہزار پاکستانیوں کو واپسی کے نوٹس جاری ہو چکے ہیں۔

○ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل بطروس غالی کی واپسی کے دن بھی ان کے خلاف سخت مظاہرہ ہوا انکی کار پر گندے انڈے برسائے گئے۔

○ واپڈا کے چیئرمین لیفٹیننٹ جنرل ریٹائرڈ زاہد علی اکبر نے کہا ہے کہ دو تین سال میں لوڈ شیڈنگ مکمل طور پر ختم ہو جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ واپڈا کی نجکاری پر پانچ چھ سال لگیں گے۔

○ کٹھیالہ شیخاں میں پولیس اور ہائی سکول کے طلباء کے درمیان تصادم سے ۲ طالب علم ہلاک اور ڈی ایس پی سمیت ۱۰ افراد زخمی ہو گئے۔ دو طالب علموں اور دو بچوں کی حالت خراب ہے۔

○ پاکستان کو امداد دینے والے ادارے کے ممالک پاکستان کو دو ارب تیس کروڑ ڈالر کی امداد فراہم کرنے پر آمادہ ہو گئے ہیں

وزیر خزانہ نے کہا ہے کہ یہ اعلان پاکستان کی معیشت پر اعتماد کا اظہار ہے۔

○ جمعیت علمائے اسلام نے الزام لگایا ہے کہ جماعت اسلامی نے افغان مجاہدین کو عالمی سازش کے تحت لڑوا دیا ہے۔

○ کراچی اور حیدر آباد میں کرکٹ ٹیم کا زبردست استقبال کیا گیا۔ ٹیم نے کراچی میں مزار قائد اعظم پر حاضری دی۔

○ ایک خبر کے مطابق افغان لیڈر برہان الدین ربانی اور حکمت یار کے درمیان سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ دونوں نے مجوزہ صدر صبغت اللہ مجددی کو مسترد کر دیا ہے۔ پروفیسر ربانی صدر اور حکمت یار وزیر اعظم قرار پائے ہیں کمانڈر احمد شاہ مسعود کو وزیر دفاع کا عہدہ دینے کی تجویز ہے۔

○ امریکی فوج کے سربراہ جنرل گورڈن اسلام آباد پہنچ گئے ہیں۔

○ سرحد اسمبلی نے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کے خلاف قرارداد پاس کی ہے۔

بقیہ: صلا سے آگے

ہیں، جو اچھے اخلاق والے ہیں، جو اللہ تعالیٰ سے پیار کرنے والے ہیں، جنہوں نے روحانی رفعتوں کو حاصل کیا ہے۔ ان کی یہ ذمہ داری ہے کہ جو کمزور ہیں ان کے لئے دعائیں کریں کہ جن نعمتوں سے کمزور محروم ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی زندگیوں میں ایسے سامان پیدا کر دے کہ وہ کمزوریاں ان کی، وہ بیماریاں ان کی، وہ نفاق ان کا دور ہو جائے اور جس طرح اکثریت اپنی استعداد کے مطابق اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو اپنی دعاؤں سے جذب کر کے خدا تعالیٰ کی نعمتوں کو حاصل کرنے والی ہے یہ بھی اللہ تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنے والے بن جائیں اور سب کے ساتھ چلتے جائیں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۸ دسمبر ۱۹۸۱ء)

بچوں کی جملہ امراض کے شافی علاج کے لئے

النصرت چلڈرن کلینک

ریلوے روڈ۔ ربوہ

بی بی سی کی غیر جانبداری

برطانیہ میں کنزرویٹو پارٹی چوتھی بار انتخابات جیت گئی ہے اور اس کے نتیجے میں لیبر پارٹی کے صدر نے استعفیٰ دے دیا ہے۔

انتخابات کے دوران اخبارات ریڈیو اور ٹیلیویژن یعنی ذرائع ابلاغ عامہ کتنی بھی کوشش کریں کہ غیر جانبدار نظر آئیں۔ کسی نہ کسی زاویے سے دیکھنے پر بعض لوگوں کو یہ شک پڑتا ہے کہ وہ کسی ایک پارٹی کی طرفداری کر رہے ہیں۔ اور کسی دوسری پارٹی کو ہرانے کی کوششوں میں مصروف ہیں۔ برطانیہ کے انتخابات میں کنزرویٹو پارٹی نے یہ محسوس کیا کہ بی۔ بی۔ سی جو عام طور پر اس بات کا دعویٰ کرتی ہے کہ وہ دنیا بھر کی خبریں نشر کرنے میں غیر جانبدار ہے۔ لیبر پارٹی کی حمایت کر رہی ہے۔ اب بی۔ بی۔ سی اس بات کی تیاری کر رہی ہے کہ کنزرویٹو پارٹی کی نئی حکومت کے حملے کو برداشت کر سکے۔

جیسا کہ قارئین کو معلوم ہے اندازے تو یہ لگائے جاتے تھے کہ لیبر پارٹی جیت جائے گی اور اس طرح کنزرویٹو پارٹی کی تیرہ سالہ حکومت ختم ہو جائے گی۔ کنزرویٹو پارٹی کی مہم چلانے والے مینیجروں نے شکایت کی ہے کہ بی۔ بی۔ سی ان کے مخالفین کی حمایت کرتی تھی۔ جس میں انٹرویو وغیرہ بھی شامل ہیں۔ اور ایسی باتوں کی طرف ووٹروں کی توجہ مبذول کرواتی تھی جو کنزرویٹو پارٹی کے لئے منفی حیثیت رکھتی تھیں۔

یہ بات ٹیلیگراف نے بتائی ہے۔

اخبارات نے یہ بھی کہا ہے کہ بی۔ بی۔ سی جو اپنے آپ کو غیر جانبدار کہتی ہے، اسے اب کنزرویٹو پارٹی کا خطرہ محسوس ہو رہا ہے۔ عنقریب اس کے ایک چارٹر کی تجدید کا وقت آنے والا ہے۔ اور اگرچہ کنزرویٹو پارٹی نے کہا تھا کہ اس چارٹر کی تجدید کے متعلق غور کیا جائے گا لیکن اب بدلے ہوئے حالات میں بی۔ بی۔ سی کو یہ خدشہ ہے کہ شائد اس چارٹر کی تجدید نہ کی جا سکے۔

جرمن ہومیوپیتھک ادویات

مدر ٹنکچرز۔ پوٹینسیاں اور بائیوکیمک کی تمام ادویات کے علاوہ خالی شیشیاں، اور ہر قسم کی گولیاں بھی دستیاب ہیں۔ شوگر آف ملک اور پاکستانی ادویات بھی دستیاب ہیں۔

کیور ہومیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) **کمپنی** (رجسٹرڈ) **ربوہ** فون: ۶۰۶ / ۷۷۱